بفیضِ روحانی، تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ
مسمّٰی بنام تاریخی مُشعِر سالِ تصنیف

# تجانب اہل السنۃ
# عن
# اہل الفتنۃ

ملقّب بلقب تاریخی مُشعِر سال تکمیل

## اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

۶۱ ھ ۱۳

تصنیف لطیف
ناصر سنیت کاسر لامذہبیت مناظر اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد طیّب صاحب صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر
مدرسہ گلشن رضا۔ کولمبی۔ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

نام کتاب — تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ
ملقب بلقب تاریخی اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

مصنف — ناصر سنیت کاسر لامذہبیت فاضل نوجوان مولانا ابو الطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

بسعی جمیل — عبدالصمد قادری رضوی اورنگ آبادی مدرسہ گلشن رضا کولمبی، ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر

پروف ریڈنگ۔ حضرت مولانا محمد اسلم رضا صاحب صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسلام رضا صاحب مصباحی استاذ ادارہ ہذا۔

ناشر — مدرسہ گلشن رضا کولمبی۔ ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر

طبع چہارم — ماہ صفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء

تعداد — ایک ہزار

کتابت — نیاز احمد نوری ہرکشنوی ثم اترولوی

---

## ملنے کے پتے

۱۔ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶
۲۔ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ " " " " " "
۳۔ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ " " " " " "
۴۔ مکتبہ نعیمیہ ۴۲۲ " " " " " " "
۵۔ قادری کتاب گھر۔ اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی۔
۶۔ اپنا نوری بکڈپو نزد الجامعۃ الغوثیہ اترولہ۔ ضلع بلرام پور۔ یوپی۔

مہربانی وآشتی کے ساتھ سمجھائیں۔ ان کی غلط فہمی ونافہمی وناواقفی دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور جن بدمذہبوں بے دینوں کو معانداور ہٹ دھرم پائیں ان کے کفروضلال پر حسب وسعت وبقدر قدرت پوری طرح شدت وغلظت کے ساتھ ردّ وطرد فرمائیں۔ ان کے بدمذہب بے دین گمراہ کافر ہونے ان کے ساتھ میل جول نشست وبرخاست کھانے پینے بیاہ شادی ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازے پر نماز پڑھنے کو حرام وگناہ وناجائز ہونے کے احکام شرعیہ صاف صاف کھلے الفاظ میں لوگوں کو سنائیں تاکہ توفیق الٰہی جن کی مساعدت فرمائے وہ ان کی صحبتوں میں بیٹھنے ان کے جلسوں میں جانے سے باز آئیں اور یوں اپنے پیارے دین اسلام اپنے سچے مذہب اہلسنت کو بدمذہبی وبے دینی کے پھندوں میں پھنسنے سے بچائیں۔ عام طور پر یہ کہنا بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے کبھی اپنے کسی دشمن کو برا نہیں کہا۔ احادیث شریفہ کی تلاوت کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ حضور آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارہا اپنے دشمنوں کے ہلاک وخراب وبرباد ہونے کی پاک مبارک دعائیں اپنے چاہنے والے اپنے ناز اٹھانے والے ربّ بے نیاز جل جلالہٗ کی بارگاہ میں عرض کی ہیں اور دیکھنے والوں نے ان کے مستجاب ہونے کی ظاہر تجلیاں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی قدس سرہٗ الرحمانی اپنے مکتوبات جلد اول کے مکتوب نمبر ۱۹۳ میں صفحہ نمبر ۱۹۳ پر فرماتے ہیں۔ آں سرور دین ودنیا علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام در بعضے ادعیۂ خود اہل شرک را باین عبارت نفرین فرمودہ اند۔ اللھم شتت شملھم وفرق جمعھم وخرب بنیانھم واخذھم

اخذ عزیز مقتدر (یعنی حضور سرورِ دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اپنی بعض دعاؤں میں مشرکوں پر ان الفاظ سے نفرین فرمائی ہے کہ اے
اللہ ان کے جتھے کو توڑ دے ان کی جماعت کو منتشر کر دے ان کی بنیاد کو ویران
کر دے۔ اور ان کو عزت و قدرت والے کی پکڑ میں گرفتار فرمالے۔

اور اگر بالفرض ایسا ہی ہوا ہو تو ہمیں قرآن عظیم بتاتا ہے کہ اے اللہ
واحد قہار جل جلالہ اپنے محبوب جمیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کو برا کہنے سے
ہرگز خاموش نہ رہا۔ کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی
کرنے والے کو ابتر کہا ان شانئک ھو الابتر کہیں اپنے محبوب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والوں کو ہر وقت ہانپنے والے کتے کے ساتھ
تشبیہ دی فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث
کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھٹلانے والوں کی تمثیل کتابیں لادنے
والے گدھے کے ساتھ بیان فرمائی کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ کہیں
اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تبا لک سائر الیوم کہنے والے
کی مذمت و فضیحت بیان فرمانے کے لئے پوری سورت مبارکہ تبت
یدا ابی لہب نازل فرمایا۔ کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ
اللہ مجنون کہنے والے کے دس قبائح و فضائح بیان فرما دیئے منجملہ ان کے
اس کو ولد الزنا بھی فرما دیا۔ اس کو سور بھی بتا دیا۔ بعد ذٰلک زنیم۔
اور سنسمہ علی الخرطوم۔ کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
کے مخالفوں کو چمار بھنگی الو گدھے کتے سور سے غرض دنیا بھر کے ہر ایک ذلیل

ور ذلیل سے بھی ذلیل تر و رذیل تر بتایا۔ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئك فی الاذلین ٥ کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان نہ لانے والوں کو کنکر پتھر پیشاب اور لید اور گوبر سے بلکہ دنیا بھر کی ہر ایک چیز سے بھی بدتر فرمایا۔ اولئك ھم شر البریۃ تو صلح کلی واعظوں کے کہنے کے مطابق سنت نبویہ تو یہ ٹھہری کہ اپنے کسی دشمن کو بھی برا نہ کہیں۔ لیکن قرآن عظیم نے سنت الٰہیہ یہ بتائی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن کی مذمت اس کی برائی بیان کرنے سے ہرگز خاموش نہ رہا جائے۔ تو اب واعظوں مولویوں پر لازم ہوا کہ جو کسی دنیوی مخالفت یا ذاتی مخاصمت کی بنا پر خود ان کے دشمن ہوں ان کو کبھی ہرگز برا نہ کہیں لیکن جن خبثا کو حضور آقائے اکرم مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دشمن پائیں ان کی برائیاں بیان کرنے سے حتی الوسع ہرگز دریغ نہ کریں۔ وللہ الحجۃ القاھرۃ۔

ان صلح کلی واعظوں کو کون سوجھائے کہ یہ کہنا تو معاذ اللہ کفر تک پہنچتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کافر کو بھی کافر نہ کہا۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہی فرماتے ہیں جو ان کے رب جل جلالہٗ کی جانب سے ان کو وحی کی جاتی ہے اور خود قرآن عظیم فرماتا ہے۔ قل یاایھا الکفرون ٥ لا اعبد ما تعبدون ٥ ولا انتم عبدون ما اعبد ٥ اے محبوب تم فرما دو کہ اے کافرو تمہارے معبودوں کی پوجا میں نہیں کرتا۔ اور نہ تم میرے معبود کی پوجا کرتے ہو۔ یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حکم دے رہا ہے کہ کافروں کو یہ کہہ کر پکارو کہ اے کافرو! یعنی کافروں کو کافر کہہ کر مخاطب کر کے ان کو یہ بات سنا دو۔ بعض ایسے لوگوں نے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے کلمہ پڑھتے تھے صرف اتنا کہا تھا کہ۔